الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے یہ واقعہ اگرچہ متعدد مفسرین نے نقل کیا ہے۔ جن میں سے امام بغوی، امام آلوسی، امام بیضاوی، اورامام ثعلبی قابل ذکر ہیں۔ لیکن یہ واقعہ استنادی حیثیت سے ضعیف ہے۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

(لاأصل له أورده بعضهم من قول إبراهيم عليه الصلاة والسلام، وهو من الإسرائيليات ولاأصل له فى المرفوع، وقد ذكره البغوي فى تفسير سورة الأنبياء مشيراً لضعفه " (سلسلة الأحاديث الضعيفة 1/28-29"

اس واقعہ کی کوئی اصل نہیں ہے، بعض مفسرین نے اس کو نقل کیا ہے، یہ واقعہ اسرائیلیات میں سے ہے، اور مرفوع میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام بغوی نے بھی اپنی تفسیر میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کرنے کےلیے اسے بیان کیا ہے۔ اس کے برعکس صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ نے اس موقع پر (حسبی اللہ ونعم الوکیل) کہا تھا۔ [مجموع الفتاوی 1/183] نیز یہ بات یاد رہے کہ توکل کرتے ہوئے اسباب کو ترک کر دینا جائز نہیں ہے۔ توکل تو یہ ہے کہ آپ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے انجام کے حوالے سے اللہ پر توکل کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو توکل کا مفہوم بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھو، پھر اللہ پر توکل کرو۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی